بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

# بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۶ | ۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا ... جمعرات۔ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان


## خدا کی تازہ وحی

۹ مئی ۱۹۰۵ء۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یستنبئونک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق

۱۰ مئی ۱۹۰۵ء۔ کیا عذاب کا معاملہ درست ہے۔ اگر درست ہے۔ تو کس حد تک

۱۴ مئی ۱۹۰۵ء۔ خواب مین دیکھا۔ کہ جیسا ہم ایک عدالت مین ہین۔ اور ایک مقدمہ ہے۔ شبہ گذرتا ہے۔ کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قائم علی ہے۔ اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم مین۔ اور ہم تینون ایک ہی جگہ بیٹھے مین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ہم مدعی ہین اور مدعی علیہ کو بلوانا ہے۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان مین کچھ کہا۔ جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ پچیس روپے جلبانہ داخل کردین اور فریق ثانی کو بلایا جاوے۔ ہم نے جیب سے پچیس ۲۵ روپے دیدئے۔ اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا۔

فرمایا۔ قائم علی مین علی خدا کا نام ہے۔ اور اس سے مراد علو مرتبہ ہے اور غلام قادر سے مراد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے۔ اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے۔ یعنی قدرت خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے۔ لیکن اس مین کچھ درمیانی تکلیف مقدر ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے

۱۷۔ مئی ۱۹۰۵ء کو سنایا۔ میان محمود احمد اور میان محمد اسحٰق بیمار ہین۔ ان کے واسطے دعا کرتے تھے۔ الہام ہوا۔

سلام قولا من رب رحیم

پر خدا کا رحم ہے۔ کوئی بھی اس سے ڈر نہین

## ناظرین اخبار ہمیں اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم بامسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شعر لکھا کرتے تھے مینے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی ملائمت نہین ہے

اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ظن کرین۔ کہ اخبار کو پر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا۔ اس پر عمل کیا جاویگا۔

## اعلان

ماسٹر عبد الرؤف صاحب احمدی سابق مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آج کل فارغ ہین اور چاہتے ہین کہ باہر کوئی ملازمت پاوین۔ دس پندرہ روپیہ ماہوار ملجاتا تو بخوشی قبول کر لیتے

معذرت۔ بہ سبب نہ ہونے کافی انتظام پریس کے ہر مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار مین دیر ہوگئی ہے۔ وہ ... سال ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ

# ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

یہ عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کی جاتی ہے بعض اخبار والے دلی خواہ گورنمنٹ پیسہ اخبار [illegible] گورنمنٹ سے بہت ناراض ہوئے ہیں کہ [illegible] زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی ہے حالانکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے ۱۹۰۴ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنے والا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اسی زلزلہ کے بارے میں مئی ۱۹۰۴ء میں چند بعد اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنے والا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اسی زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائیں گے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنے کی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اس قدر صدمہ پہنچا کہ جسکے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک ذرہ بھی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کرے گا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اس کا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھیرا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم کی طرف سے ملی تھی میں نے وقت پر پورے طور پر [illegible] اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ ایسے کاربند ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جس قدر میری جماعت میں سے دھرمسالہ اور کانگڑہ اور بکلوہ وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی ان میں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ بھی یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہوں گے اور نیز [illegible] اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی۔ میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کما حقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں ہر ایک نوع کی پوری ہمدردی نہ کی اب دوسرے زلزلہ کی خبر پا کر میرا دل اس بات کے لیے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ[1] کروں کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور ایک دفعہ میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کے لیے اٹھارہ ہزار اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں بھی شائع کرا دیا بلکہ اس اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی بخدمت جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اس بات کی طرف متوجہ ہو رہا تھا کہ یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھبراہٹ کو ٹالدے اور مجھے اطلاع دے یا پورے طور پر بتعیین تاریخ اور روز اور وقت اس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرماوے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُن سے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایک ماہ سے [illegible] باغ میں [illegible] میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں یہ نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو اُسے مناسب ہے کہ [illegible] باہر جنگل میں [illegible] وہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ اور کیا گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کرتا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدائے ڈرایا اُس سے ڈرنا لازم ہے اور مجھے ضرور کا یقین ہے اُس سے ہر نوع کو ڈرانا بھی شرائط ایمان میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں ان کو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزور بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیاں [illegible] تجربہ سے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے ایک [illegible] ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کریگا وہ بچایا جاوے گا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرامخوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیلخانے کیوں طیار کرتیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈالدیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے صرف یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوے کے

---

[1] اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی۔ بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ اسکے لئے ۳۰ مئی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں کبھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے اب تک قطعی طور پر یہی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ منہ

یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹھا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹھا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں ... اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے ... کھینچکر اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئی کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کیا حقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹھا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میں اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں

---

**ایڈیٹ** اسجگہ ہم ... میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جسطرح تکذیب کی جاتی ہے اور ... [illegible] ... عباس ہے

[illegible] ... قادیانی زلزلہ ... [illegible]

... اس لیئے میں ان کو یہ بات ... قادیانی کی ... [illegible] ... ہیں ان کو ایک ضروری خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا! نہیں آئیگا!! اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے ملی ہے انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی - میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور اس ...

اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کر لیں اور اُن کی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر ان کی بیعت قبول کر لیں مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں میں بار بار اپنے اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لیے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے اسکے لیے عالم آخرت مقرر ہے اور جس قدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کیے گئے یا زلزلہ نے اُنکو فنا کیا اُس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بُت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے اگر وہ سادگی اور غفلت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب اُن پر نازل نہ ہوتا لیکن اُنھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالٰے کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کیے اور نہایت بیباکی سے شوخیاں دکھلائیں اور اُن کی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی اسلیے اُن کو دنیا میں اُنہیں عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے ... [illegible] ... اگر آپ ... [illegible] ... جرأت نہ کریں گویا ... [illegible] ... عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم یعنی خدا تمھیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گذار بنجاؤ اور اُس پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور ... سے ڈرو ایسا ہی اسکے مقابل ...

---

**تقیم نوٹ** جو کچھ بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے مستفیض ہو اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالٰے حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچا لیگا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا - ملا محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور -

---

فرماتا ہے قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اُس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمھاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے - اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اُسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اُسکے تمام اعمال ہوں - تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے - اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے وہ اُن لوگوں کے لیے بس ہے جن کے دل ٹیڑھے نہیں ہیں اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے والسلام علی من اتبع الھدٰے ۔

**المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی**

---

## مدرسہ تعلیم الاسلام
### فنڈ یتامیٰ

مدرسہ تعلیم الاسلام میں کئی ایک یتیم طلبا، تعلیم پاتے ہیں جنکو اخراجات تعلیم خوراک - کتب - لباس وغیرہ مدرسہ نے اپنے سر پر اُٹھائے ہوئے ہیں اور چونکہ یتیموں کا روپیہ دوسرے کام پر شرعاً نہیں لگ سکتا اسواسطے اسکے لیے جدا فنڈ کھولا گیا ہے لیکن اس فنڈ میں کافی روپیہ جمع نہیں ہوا - چنانچہ اس ماہ میں یتیموں کے بعض اخراجات دوسرے فنڈوں سے قرض لیکر ادا کیے گئے ہیں - احباب جلد تر توجہ فرمائیں اور یتیموں کیواسطے نقد کپڑا کتاب وغیرہ جو کچھ ارسال فرماویں آنکا کام آ سکتا ہے

## انصار بدر

مکرمی اخویم جناب سراج الدین عمر صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مجھکو تو خوف تھا کہ مرحوم محمد افضل خانصاحب کی بے وقت وفات سے اخبار ہمیشہ کے لیے ابر میں چھپ گیا - مگر اللہ تعالٰی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُسنے آپ ایسا اولوالعزم سرپرست اسکے لیے کھڑا کر دیا جس سے امید ہے کہ وہ انشاء اللہ ترقی کرتا رہیگا - چونکہ آپ نے ایسے وقت میں اس کام کو ہاتھ میں لیا ہے کہ آپکو مالی مشکلات کا بہت کچھ مقابلہ کرنا ہوگا اسلیے دعا ہے کہ خداوند کریم آپکو استقلال و ہمت عطا فرماوے اور اسکے انجام پہونچانیکی توفیق بخشے - اللھم اٰمین۔

اللہ تعالٰی توفیق دے کہ ہماری جماعت عموماً اور ناظرین البدر خصوصاً اسکی اعانت میں آپکا ہاتھ بٹائیں - یہ خاکسار بھی پانچ روپیہ بطور ...

---

## خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونیکے سبب انکو بوقت اخبار نہیں ملتا - چونکہ پرچے نہیں ہم دوبارہ چھپا دیتے ہیں اسواسطے گذارش ہے کہ جن صاحبوں کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا وہ جلد اطلاع دیں - ڈاکخانہ کا نام ... ضرور تحریر فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ⁂ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# علاج طاعون

فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَہُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ پ۱

پس بدل دیا ان کے حقیقی نور سے الگ ہو کر اپنے اعمال کو تاریکی مین ڈالنے والے لوگون نے خدا کے حکمون کو اور دون کے حکمون سے۔ پس اس کی سزا مین ہم نے زیادتی کرنے والے شریرون پر آسمان سے طاعون نازل کیا۔ اور یہ ان کے فسق کی سزا تھی

اس آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رجز (حدیث مین آیا ہے۔ کہ رجز سے مراد طاعون ہے) کے پیدا ہونے کا سبب فسق اور اللہ تعالےٰ کے احکام کو چھوڑ کر۔ من دون اللہ کی تابعداری اختیار کرنا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی اطاعت و طاعت مین کسی غیر کو شریک کر لیا جاتا ہے۔ اور اس کی قایم کی ہوئی حدون کا کچھ لحاظ نہین کیا جاتا۔ تو وہ اپنی رحمانیت سے اپنا ایک مامور۔ نذیر و بشیر کر کے بھیجتا ہے۔ تاکہ لوگون کو آنے والے عذاب سے ڈراوے۔ مگر لوگ اس کو قبول نہین کرتے اور حد سے گذرنے مین نہین جھجکتے۔ اس وقت خدا کا غضب بھی بھڑکتا ہے۔ جو ایک دم مین بڑے بڑے آباد حصے کو ہلاک کر دیتا ہے۔ جیسا کہ خدا نے [illegible] فرمایا۔ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرنہا تدمیرا ۝

اور جب کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ [illegible] [illegible] مین اپنا مامور [illegible] [illegible] اس مین فسق اور [illegible] [illegible] پورے طور سے مستحق ہو جاتے ہین اور [illegible] ہلاک کر کے تباہ کر دیتے ہین۔ اس آیت کے [illegible] بعض علما نے [illegible] کہ ہم اس بستی کے خوشحال لوگون کو حکم دیتے ہین۔ کہ اس مین بدکاریان کرین۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ان اللہ لا یامر بالفحشاء (یعنی اللہ تعالیٰ بری باتون کا حکم نہین دیتا) قرآن مین آچکا ہے۔ نیز اگر بدکاریون کا حکم بھی دے۔ تو پھر عذاب کیون بھیجے

آج کل آپ صاحبان دیکھتے ہین۔ کہ طاعون زورون پر ہے۔ اس کا اصل سبب وہی ہے۔ جو مین نے بیان کیا ہے۔ یعنے فسق و فجور اور خدا کے مامور کی تکذیب پس اس کا حقیقی و حکمی علاج بھی اسی سبب کا ازالہ ہے

اس کے سوا جس قدر تدبیرین ہین۔ وہ کبھی دیرپا فائدہ نہ دینگی کیونکہ تم جانتے ہو۔ کہ جب تک کسی مرض کے اصلی سبب کا ازالہ نہ کیا جاوے۔ بیرونی تدبیرین کچھ کام نہین دیتین۔

افسوس! اس زمانہ کے لوگون نے ابھی تک ان حقیقی اسباب کو نہین پہچانا۔ جن سے طاعون پھیلا۔ اور یونہی ادھر ادھر ہاتھ پاؤن پھیلا رہے ہین۔ مگر ابھی تک ساحل مقصود تک نہین پہنچے۔ کاش وہ اپنے مکانون کو چھوڑنے کے ساتھ ہی اپنی عادات کو بھی چھوڑتے۔ اور گھرون کی تبدیلی کے ساتھ ہی اپنے وجود مین بھی تبدیلی پیدا کرتے تاکہ ان پر رحم کیا جاتا۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ وہ کونسی بد عادتین اور بد کرداریان ہین۔ تو مین اس کا جواب دونگا۔ کہ اپنے خیالات و اعمال کو کتاب و سنت پر عرض کرو۔ تمہین خود ہی معلوم ہو جاویگا۔ نیز پہلے پہلے چوہون مین طاعون پڑنا اس بات کا نشان ہے۔ کہ انسانون نے بھی چوہون کی خصلتین اختیار کر لی ہین۔ آپ ذرا چوہون کی طرز زندگی پر غور کرین۔ ایک تو ان مین زمین کی طرف جھکنے اور زمینی چیزون سے اپنی معیشت بہم پہنچانے کا بڑا رجحان ہے۔ یہان تک کہ اپنی زندگی کو زمین اور زمینی اسباب پر ہی منحصر سمجھتے ہین۔ اب دیکھ لو۔ کہ اس زمانے کے لوگون مین بھی مادہ پرستی کا بڑا زور ہے۔ اور ہر ایک ان مین سے (الا ماشاء اللہ) زمین کی طرف جھکا ہوا ہے۔ وہ کبھی بھول کر بھی آسمان کی طرف نگاہ نہین اٹھاتا۔ اور اس لئے ہستی سے مدد طلب نہین کرتا۔ بارش کے لئے کسی زمانے مین آسمان کی طرف نگاہین اٹھا کرتی تھین۔ مگر اب تو ایسی نسلین پیدا ہو گئی ہین [illegible] خود مینہ برسا سکتی ہین۔ اور نہرون۔ چشمون۔ کنووٴن پر نازان ہین۔ کاش انہین معلوم ہوتا۔ کہ یہ چیزین بھی آسمانی پانی کی محتاج ہین۔ وہ دین کے کامون مین بھی اپنی عقلون [illegible] اور اپنے تئین [illegible] آسمانی [illegible] سے بالکل بے پرواہ ہین۔ غرض چوہون کی [illegible] خصلت کا انسانون مین بہت کچھ دخل ہو گیا ہے۔ پھر چوہون مین شوخی و شرارت حد سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ [illegible] ذرا بھی ہوئی اور دوڑ لگے۔ تو شرارت کئے بغیر نہین رہ سکتے۔ ایسا ہی مین دیکھتا ہون۔ کہ یہ لوگ بھی خدا سے نہین ڈرتے۔ جب کبھی کوئی موقعہ لگے۔ تو حقوق اللہ اور حقوق الناس مین نقصان کرنے سے نہین جھجکتے خدا کا خوف دلون سے بالکل اٹھ چکا ہے۔ گناہ بڑی دلیری سے کیا جاتا ہے۔ شوخیون کی انتہا ہو چکی ہے۔ مگر یاد رکھو خدا اپنا چہرہ دکھلانے والا ہے۔ اور بدر نبوت نے طلوع کر کے ان لوگون کے اعمال پر روشنی ڈالنی شروع کی ہے عنقریب آفتاب نصرت کے طلوع سے سب پردہ کھل جائے گا۔ پھر چوہون کی یہ عادت بھی ہے۔ کہ کوئی چیز خواہ ان کے کام کی ہو یا نہ ہو۔ اس پر بھی دندان آز تیز کر کے کتر دیتے ہین۔ ایسا ہی یہ لوگ بھی بلا ضرورت دنیا کے حصول [illegible] نقصان ڈالتے ہوئے کوشش کر رہے ہین۔ ایک کام شروع کرتے ہین۔ مگر جب آمدنی کی کوئی اور سبیل دیکھتے ہین۔ تو اس کو ادھورا چھوڑ کر اس کی طرف مشغول ہو جاتے ہین [illegible] یہ کہ اس کو بھی دل لگا کر نہین کرتے۔ اور کامیابی حاصل کئے بغیر چھوڑ دیتے ہین۔ پھر یہ بھی چوہون کی عادت ہے کہ ان کو دولت جمع کرنے کا بڑا [illegible] ہے۔ خدا جانے یہ اپنی بلون مین روپیہ۔ دانے وغیرہ کیون جمع کرتے رہتے ہین۔ حالانکہ ان کے کسی کام کے نہین۔ جن لوگون کا مال بے زکوٰۃ ہے یا وہ اللہ کی راہ مین وقت پر خرچ کرنے سے پہلو تہی کرتے ہین۔ وہ اسی [illegible] مین داخل ہین۔ مین خیال کرتا ہون۔ چوہون مین شہوت نفسانی بھی بڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ ان کی اولاد کی کثرت اس پر گواہ ہے۔ ان لوگون کا یہ حال بھی [illegible] پوشیدہ نہین پھر چوہون مین یہ خصلت بھی مین نے دیکھی ہے۔ کہ [illegible] گروہ [illegible] طاعون ظاہر ہونے پر بھاگ جاتے ہین۔ [illegible] اپنے چال چلن مین تو تبدیلی نہین کرتے۔ اور اپنی بد عادتون کو نہین چھوڑتے اور [illegible] دیکھا دیکھی [illegible] سے بھاگ جاتے ہین۔ وہ [illegible] تتبع کرتے ہین۔ خدا نے بطور دوا گھرون سے نکل جانے کی تو اجازت دی ہے۔ مگر موت سے بھاگ جانے کو [illegible] قرار دیا ہے۔ اور [illegible] کی عادت [illegible] بیان کیا ہے۔ چنانچہ [illegible] مین ایک آیت ہے۔ فلما احسوا باسنا اذا ہم منہا یرکضون لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم فیہ ومسکنکم لعلکم تسئلون [illegible] انہون نے ہمارے عذاب کے آثار دیکھے یا [illegible] محسوس کر لیے۔ تو بستی سے [illegible] اور اپنی عیش [illegible] اور مکانون مین [illegible] شاید [illegible] [illegible] عذاب [illegible] داخل [illegible] اس کا ذکر قرآن مجید مین بھی ہے [illegible] کا ذکر بھی ہے یا نہین۔ ضرور ہونا چاہیے کیونکہ اس زمانے مین خدا نے پہلی تمام قومون کے نمونے دکھا رہا ہے۔ اور قرآن مجید کا عملی طور سے پھر نزول ہو۔ اچھا۔ یہ آیت پڑھ کر مین نے خدا کی جناب مین سجدہ کیا۔ کہ قرآن کس قدر کامل کتاب ہے۔ کہ اس مین ہر ایک مثال موجود ہے۔ پھر اے عزیزو! سنو۔ اس قسم کے نکلنے کو خدا نے فرار من الموت قرار دیا ہے۔ اور فرمایا۔ قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملٰقیکم پ۲۸ موت جس سے تم بھاگتے ہو۔ وہ تمہین ضرور ملے گی۔ پھر یہودیون کے ایک گروہ کا ذکر کیا۔ الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم وہم الوف حذر الموت پ۲

(دکیا تم نے ان لوگوں کے انجام پر نظر کی۔ جو اپنے ملک سے بھاگ نکلے۔ حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ موت کے ڈر سے) واقعی اس قسم کا بھاگنا قلت تدبیر سے ہے کیونکہ ہم ایک شاہ کی سلطنت سے بھاگ کر دوسری مملکت میں جا سکتے ہیں۔ مگر خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ طاعون کا گھر زمین میں نہیں۔ بلکہ اس خدا کی بنائی ہوئی ہیکل میں ہے۔ جو بطور امانت ہمارے سپرد ہوئی ہے (یعنی ہمارا وجود) وہ تو ہمارے ساتھ ہی ہے۔ خواہ ہم کہیں جائیں۔ اور خدا کی بادشاہی بھی ہر جگہ موجود ہے۔ فرمایا۔ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان (اے گروہ جن و انس اگر تم آسمان و زمین کے کناروں سے باہر نکل سکتے ہو۔ تو نکل جاؤ۔ مگر کچھ زور ہو۔ تو نکلو)

ہمارے عزیز بھائیو! تم مکان تبدیل کرنے سے پہلے اپنے من میں تبدیلی پیدا کرو۔ [illegible] کی عادات و خیالات کو [illegible] الزمان [illegible] شامت و نحوست ہم پر پڑی ہے۔ مگر ہماری طرف سے ہی جو ہے۔ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔ (شامت اعمال تمہاری تمہارے ساتھ ہے۔ کیا نصیحت [illegible] کے سبب [illegible] حد سے بڑھی [illegible] ہمارے باپ دادا کو بھی پہنچتی رہی ہے۔ یہ انسان کی بڑی [illegible] ہے کہ وہ خدا کے عذاب کو معمولی بات قرار دے [illegible] ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے لوگ خدا کے بعض نشانوں کو دیکھ کر کہتے ہیں۔ ان کے خیالات کے صدق و کذب کا معیار ہمارے پاس قرآن مجید ہے۔ ہم اس میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان سے خیالات و اقوال [illegible] ملتے ہیں۔ پس اسی میں وہ محسوب ہونگے [illegible] کہ لوگ خدا کے حضور عاجزی اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ فاخذناهم بالبأساء والضراء لعلهم یتضرعون (پس ہم نے ان کو سختی و تکالیف میں گرفتار کیا۔ تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں) پس ہمیں چاہیئے۔ کہ خدا کے دروازے پر گر پڑیں۔ وہ بڑا رحمان و رحیم ہے۔ ضرور رحم کرے گا۔ ہماری معمولی کوتاہیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے اور اس پر چنداں گرفت نہیں کرتا۔ بشرطیکہ اپنی طرف سے اس کے احکام بجا لانے کی کوشش کریں۔ ولو یؤاخذ اللّٰہ الناس بما کسبوا ما ترک علی ظہرھا من دابۃ۔ (اللہ تعالیٰ اگر لوگوں کے اعمال پر گرفت کرنے لگتا۔ تو روئے زمین پر اب تک کوئی جاندار نہ بچتا۔)

اور چاہیئے کہ ایمان و تقوےٰ اختیار کریں۔ فرمایا۔ ولو ان اھل القریٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکٰت من السماء والارض۔ (اگر بستی والے ایمان لائیں۔ اور تقوےٰ اختیار کریں۔ تو ان پر آسمان و زمین سے برکتیں کھول دیں) اور استغفار پڑھتے رہو۔ جس کے معنے ہیں۔ گذشتہ گناہوں کے بد نتائج اور آئندہ کے لئے بدی کرنے سے حفاظت طلب کرتے رہنا۔ اور اپنی کمزوریوں کا مداوا طلب کرنا۔ استغفار پڑھنے والوں کو خدا ہلاک نہیں کرتا۔ فرمایا۔ وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون (اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہیں۔ جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں) ہلاک تو ان کو کرتا ہے۔ جو کہ مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وما لھم الا یعذبھم اللّٰہ وھم یصدون عن المسجد الحرام (اور خدا انہیں کیوں عذاب نہ دے۔ جبکہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں) چنانچہ آج کل احمدیوں کو مسجدوں میں نمازیں نہیں پڑھنے دیتے۔ اور لطف یہ کہ مانعین عن مساجد اللہ آپ پڑھتے ہی نہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں۔ تو جلدی جلدی بطور دفع الوقتی۔ وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاءً و تصدیۃ۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ الزام ہم احمدیوں پر نہیں آ سکتا۔ مگر پھر بھی تم لوگ کوشش کرو۔ اور نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ یہ وقت صلوٰۃ و صبر (روزہ یا استقامت) کا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ نہ کہ پیر بلا سے امداد طلب کرنے کا۔

(الراقم احمدی گجراتی از گولیکی)

---

**مسیحی اخبار نور افشاں** میں ایک مراسلت چھپی ہے۔ کہ زلزلہ تو مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی درست نہیں۔ کیونکہ اس میں ٹھیک وقت نہیں بتلایا گیا۔ اس خاص وقت کے نہ بتلانے پر مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر عیسائی نامہ نگار نے بہت مضحکہ اڑایا ہے اور بہت سے ناجائز کلمات کہے ہیں جن کا جواب دینا ہم پسند نہیں کرتے۔ لیکن اتنا کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اتنا خفا کیوں ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی تو وہی بات فرمائی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ یہ زلزلہ مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ جس کی آمد کا نشان آپ قرار دیتے ہیں آپ دکھا نہیں سکتے۔ کہ وہ خود کہاں ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب اس کو دکھاتے بھی ہیں۔ کہ وہ موجود ہے۔ اور یا دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب جس مسیح ثانی کا آپ کو پتہ بتلاتے ہیں۔ خدا نے اس زلزلہ کے ذریعہ سے اس کی پیشگوئیوں کو سچا کیا ہے۔ اور اس کی جماعت کو مقامات زلزلہ میں تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ اور جس فرضی خدا کی تم پرستش کرتے ہو۔ اس کی امت بلکہ خاص الخاص مشنری مرد اور عورتیں اور مدرسہ اور گرجا جو کچھ پہاڑ پر تھا۔ سب اس نشان زلزلہ کا لقمہ ہوا ہے۔

باقی رہا وقت کا تعین۔ سو پہلے حضرت مرزا صاحب بہت سی پیشگوئیوں میں وقت کا تعین کر چکے ہیں۔ ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ جو آپ اس میں تعین کے خواستگار ہیں اور سچ پوچھو۔ تو یہ بے تعینی اس تعین سے اچھی ہے۔ جو قیامت تک کلیسیا کے ممبروں کو شرمندہ کراتی رہے گی۔ کیونکہ یسوع مسیح نے فرمایا تھا کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں دوبارہ آؤں گا سو ایک پشت کیا۔ قریباً انیس سو سال گذرنے کو آئے ہیں۔ اور تک نہ نام۔ نہ نشان۔ خوب ہے۔ وعدہ ہو تو۔ تو ایسا ہی ہو۔

**دیکھو عیسائیو بھائیو۔ اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو۔**

---

**اخبار وطن**۔ معترض ہے۔ کہ عوام تو کالانعام مشہور ہی تھے مگر مرزا صاحب بھی اپنی جماعت کو مخالفین کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے منع کر کے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کرتے ہیں۔ کیونکہ نماز ہر فاسق کلمہ گو کے پیچھے بھی جائز ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ فسق و فجور شے دیگر ہے اور تکذیب مرسلان الٰہی شے دیگر ہے۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور بادشاہی کے مزے بھی اڑاتا تھا۔ مگر حضرت موسےٰ کی تکذیب نے اس کو غرق کیا۔ ظاہر ہے کہ چور اور زانی گورنمنٹ کی کچہری میں ایسا مجرم نہیں جیسا کہ ایک باغی ہے کانگرس کے بنگالی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے نعرے مارتے ہیں اور سر سید کی پالیسی کے پیرو کار بھی سرکار انگریزی کی تابعداری کو اپنا فخر جانتے ہیں لیکن علی گڑھ اسکول کا کوئی ممبر انشاء اللہ پسند نہ کرے گا کہ اس لائن میں کھڑا ہو کر گورنمنٹ کے سلام کو جائے جس کا مشن امام کانگرس کا پریذیڈنٹ ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر کسی تفرقہ کے واسطے نہیں کہا۔ بلکہ جمعیت اور حمیت کے واسطے کہا ہے اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہو۔ ہاں یہ بھی ضرور تھا۔ کہ وطن کا اخبار ایسا اعتراض کرتا کیونکہ پہلوں پر بھی یہ اعتراض ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اخبار وطن کے ایڈیٹر صاحب بھی حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں حصہ لینے لگے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں ان کا اخبار کچھ زیادہ بکے۔ کیونکہ وہی مذکورہ بالا عوام ان باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ مگر دنیا چند روزہ ہے اور عاقبت کار انتظار ہے! انشاء اللہ حضرت مرزا صاحب کا اس میں کچھ حرج نہیں۔ کفر کے فتووں نے گالیوں کے اشتہاروں نے اقدام قتل کے مقدموں نے طرح طرح کے افتراؤں نے اور قسما قسم کی ایذا رسانیوں نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ جو آئندہ یہاں کسی نقصان کا ہم کو خوف ہو مگر ضرور ہے کہ آپ لوگ ایسا کریں کیونکہ سنت اللہ انبیاء اور اولیا کے ساتھ یہی چلی آئی ہے۔ دوسرے مخالف اخباروں کی طرح آپ بھی اپنا زور لگا لیں تا کہ اگر سلسلہ حقہ کی شناخت کے واسطے اور کسی طریقہ کے اختیار کرنے کی آپکو توفیق نہیں ہوئی تو

# نشان زلزلہ

## گذشتہ اشاعت سے آگے

پالم پور کے مکانات بہت سے ہوا دنہ۔ گوپال پور۔ نگر وٹہ۔ ریہ وغیرہ بھی تباہ ہو گئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ساری تحصیل پالم پور میں تین ہزار آدمی اور تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی زلزلے سے مرے ہیں۔ مردوں کی عفونت اتنی ہے کہ جتنے بیل اور بکریاں تمام چل بستے ہیں۔ علاوہ انسانوں کے مردوں کے مویشی بھی دب گئے۔ مویشیوں کو کون پوچھتا ہے ابھی تک انسانوں کی لاشیں ہی کسی طور پر نہیں نکلیں۔ راہو بھی تباہ ہو گیا ہے۔ ملہکے مل رہا ہوان کے قتل ہو گئے ہیں۔ نیکا عظیم اللہ خان مع اپنے خاندان کے اتہا میں آدمیوں کے دب کر مر گئے ہیں۔ سوجان پور نادون سے پندرہ کوس ہے کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ میں خود وہاں گیا تھا۔ تو میں نے جا کر دیکھا کہ نصف سے زیادہ مکانات نیچے گرے ہیں۔ کہ ان کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہو گئی ہے۔ اور مکان کا سارا ملبہ خاک سے برابر ہو خاک ہی بنگیا ہے۔ باقی مکانات اگرچہ درست کھڑے نظر آتے تھے۔ مگر جب میں نے نزدیک سے جا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اس طرح پھٹے ہوئے ہیں جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی ان کو ذرا بھی ہلا دیوے۔ تو بالکل گر جاویں یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی وزیر الدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گرا ہے۔ مولوی وزیر الدین صاحب اپنے سرکاری مدرسہ پڑھتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ آپ کے مدرسے کے متعلق بھی کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں بھی اور مدرسے کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے۔ انہوں نے مجھے ایک عجیب بات سنائی۔ جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے جو بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے ان کی چارپائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں۔ اور لڑکے بعہ چارپائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آ پڑے۔ سوجان پور شہر کے محل جن میں کبھی وقت مند و رہتے تھے بالکل مسمار ہو گئے ہیں۔ صرف ایک بارہ دری کھڑی نظر آتی ہے۔ میں نے راستے میں بڑے بڑے پہاڑوں کے ٹیلے گرے ہوئے دیکھے ہیں۔ اس وقت میرے دل پر خداوند تعالیٰ کی عظمت اور جبروت نے اثر کیا۔ اور میں نے اپنے دل کو مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اے دل واقعی تیرا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے۔ وہ چاہے تو پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ میں نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ دھرم سالہ سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی موسومہ دھوبی دھار ہے اس کے مقابل پر ایک پہاڑی دھار ہے میں زمین دھنستی جاتی ہے اور کئی سو فٹ تک دھنس چکی ہے۔ اور وہاں آب جیسی بھی نمودار ہو گئی ہے۔ گلوستہ پہلے تو خبر نہیں آئی تھی۔ مگر پندرہ سولہ دن کے بعد بیان کے ایک معزز شخص نے نام خط آیا تھا۔ جسے میں نے بھی پڑھا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ کلو خاص میں ۲۵۳ ہلاک ہوئے ہیں اور ارد گرد کے دیہات میں ایک ہزار ہلاک ہوئے۔ وہ لکھتا ہے کہ سڑکیں تباہ ہیں اور دریائے بیاس کا منبع بھی بند ہے اور ندی نالے بھی بسبب گر پڑنے عظیم الشان پہاڑوں کے بالکل بند ہیں۔ یہاں نادون میں منادی کی گئی ہے کہ کوئی شخص دریا کے نزدیک نہ جاوے۔ معلوم نہیں کہ اب کب ٹوٹ پڑے کیا طوفان آئیگا!!! منڈی بھی بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ مگر پختہ خبر ابھی تک نہیں آئی۔ کہتے ہیں کہ وہاں ۲۰۰ آدمی مرا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت مرزا صاحب کے الہامات "عفت الدیار محلہا و مقامہا"۔ "چونکا دینے والی خبر"۔ "دو دو لی موتی" ٹھیک ہی ہے کا نظارہ اگر آج کوئی آریہ یا دہریہ یا برہمو یا نیچری دیکھنا چاہے۔ تو اس ضلع کی سیر کرے۔ تب اسے معلوم ہو جائے گا کہ واقعی میرے امام و آقا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند تعالیٰ کے برگزیدہ اور رسول ہیں۔ اے قادر مطلق خدا تو ان لوگوں کے سینے کھولدے۔ تا تیرے مسیح موعود کے سچے متبعین ہو جاویں (آمین ثم آمین) اے خدائے رحیم تیرے آگے بعید ہی کیا ہے۔ تو تو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تو ان کے دل پھیر دے۔ کہ ان پر رحم ہو اور تا تیرے فرستادہ کی تکذیب سے باز آ جاویں ؎

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا

تجھکو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

الراقم فضل احمد۔ نادون ضلع کانگڑہ

# اعلان

## بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے لیکر دیا ہوا تھا ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہے یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ تھا اور نہ میری ذمہ واری کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آ گئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر

# اسم اعظم ہو

رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ یہ مبارک دعا جو حضرت مسیح موعودؑ کو وحی ہوئی تھی ہمارے دوست شیخ محمد نصیب محرر دفتر بدر قادیان نے نہایت خوشخط بیل بوٹوں کے ساتھ دیوار پر لگانے کے واسطے چھپوائی ہے۔ قیمت پہلے زیادہ تھی۔ مگر اب کم کر دی ہے۔ یعنی فی تختہ ۲ر چھپائی۔ لکھائی۔ نہایت عمدہ کاغذ ولایتی پر چھپائی ہے۔ سولہ سے زیادہ کے خریدار کو ۱ر فی تختہ۔ اور سو کے خریدار سے ۸ر لئے جاوینگے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق چار پانچ عمدہ پنجابی نظموں کا مجموعہ بابو صاحب عبید اللہ ساکن قادیان نے چھپوا کر شائع کیا ہے قیمت پہلے ۲ر تھی۔ پر اب ۱ر کر دی ہے۔ مناسب ہے کہ احباب بیرونی دس دس پرچے خرید لیں۔ نظم عمدہ خیالات سے پر ہے۔ اور یہ رسالہ

# ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے واسطے ایک ایف۔ اے پاس انٹرنس پاس استاد اور ایک ڈرل ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے پاس درخواستیں آنی چاہئیں۔

# تعلیم الاسلام کالج قادیان

ایف۔ اے کی پہلی جماعت یعنی فرسٹ ایئر کلاس حسب دستور ۱۵۔ مئی ۱۹۰۵ء کو باقاعدہ کھولی گئی ہے۔

سال حال کا نتیجہ امتحان ایف۔ اے جس میں چار میں سے تین طالب علم اس کالج کے پاس ہوئے ہیں۔ خود ظاہر کر رہا ہے کہ اس جگہ کالج کی تعلیم کیسی ہوتی ہے۔ جو طالب علم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی رواجی علوم کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور منہاج نبوت کی طرز زندگی کے نمونہ سے فیضیاب ہونا پسند کرتے ہیں۔ ان کے واسطے دنیا بھر میں ایک ہی کالج ہے۔ یعنی تعلیم الاسلام مفصل حالات مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے پرنسپل کالج سے دریافت ہو سکتے ہیں

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا